سوال

(234)انعامی پیکٹ خریدنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

صوبہ بلوچستان سے عبد الرحمٰن کھوسہ لکھتے ہیں کہ ہمارے ایک دوست نے اپنی دوکان کے لئے انعامی پیکٹ خریدا جس میں چند پرچیاں ہوتی ہیں۔ فی پرچی ایک روپیہ کے حساب سے اسے فروخت کیا جاتا ہے۔ کچھ پرچیاں خالی ہوتی ہیں۔ اور کچھ میں ایک روپیہ کے برابر مالیت کا انعام ہوتا ہے اور بعض میں ایک روپیہ سے زیادہ بھی انعام لکھا ہوتا ہے اگر یہ پیکٹ فروخت ہوجائے تو بیس پچیس روپے نفع ہوتا ہے۔ آیا شرعاًیہ کاروبار جائز ہے۔۔۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ کاروبار شرعاًناجائز ہے۔ کیوں کہ اس میں محض اتفاق سے قسمت آزمائی کی جاتی ہے۔ اور اس قسم کی لاٹری دور جاہلیت میں بھی رائج تھی۔جسے قرآن کریم نے حرام کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

''اے ایمان والو!بات یہی ہے کہ شراب جوا تھان اور قسمت آزمائی کے یہ تیر سب گندے اور شیطانی کام ہیں ان سب سے اجتناب کروتاکہ تم کامیاب ہوجاؤ۔''(الانعام/6:90)

دور جاہلیت میں کامیابی یاناکامی کے لئے تیروں کے زریعہ فال نکالی جاتی تھی۔ اور صورت مسئولہ میں انعامی پرچی کے زریعے قسمت آزمائی کی جاتی ہے بنیادی طور پر ان دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ پھر کاروبار کے لحاظ سے بھی منع ہے۔ کیونکہ اس میں ایک طرف جہالت پائی جاتی ہے۔ وہ اس طرح کہ خریدار کو کوئی پتہ نہیں ہے کہ اس کی خریدی ہوئی پرچی میں کیا لکھا ہے شریعت کی نظر میں ہر وہ کاروبار ناجائز ہے جس میں جہالت یا دھوکہ پایا جاتا ہو لہذا اس قسم کی قسمت آزمائی سے پرہیز کرنا چاہیے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:265